۹۳ ایضاً ص۱۳۲

جابر حسین

پی ایچ ڈی اسکالر،شعبہ اُردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

بلتی اور اردو زبان کا صوتی، املائی اور معنوی اشتراک

Jabir Husssain

PhD scholar, Urdu Department, NUML, Islamabad

Balti and Urdu Language: Phonetical, Typeface and Semantical Commonalities

'Balti' is a local language spoken in Gilgit-Baltistan,the northern region/province of Pakistan.It is basically a branch of "Tibbati" language. Baltistan is consisting on six beautiful vallies: Skardu valley, Shigar Valley, khaplu valley, kharmang valley, Rondu valley and Goltary valley. "Balti" is the major language of this region. From the early nineteenth century to the late twentieth century until the establishment of the FATA of Pakistan, Urdu has been used in northern area of Pakistan as official, judicial and academic language. As the other local languages and dialects of Pakistani provinces have a strong and close relationship with Pakistani Urdu language, the same situation can be seen in Balti language as well. It is necessary for the survival, development and stability of the concept of national language/ Pakistani Urdu, and to find out its roots in local languages and dialects, to research on the relevance between Pakistani Urdu and local and provincial languages.This article briefly presents the phonetical, typeface and semantical commonalities of Balti and Urdu language.

بلتی زبان اور بلتستان کا مختصر تعارف:

''بلتی'' زبان پاکستان کے شمالی حصے گلگت بلتستان میں بولی جانے والی ایک زبان ہے۔بظاہر بلتستان کے نام کی ہی مناسبت سے یہاں بولی جانے والی اِس زبان کو''بلتی'' کہاجاتا ہے۔بلتستان کے حدودِ اربعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

> پاکستان کے انتہائی شمال میں سلسلۂ کوہ قراقرم و ہمالیہ کے درمیان دس ہزار ایک سو اٹھارہ مربع میل پر پھیلا ہوا پہاڑی علاقہ بلتستان کہلاتا ہے جو سکردو، شگر،خپلو، کھرمنگ، روندو اور گلتری کی وادیوں پر مشتمل ہے۔بلتستان

کے جنوب میں وادیٔ کشمیر، مشرق میں لداخ و یوریگ، مغرب میں گلگت و دیامر کی وادیاں واقع ہیں جبکہ شمال میں کوہ قراقرم کے برف پوش سلسلے بلتستان کو چینی صوبے سنکیانگ سے جدا کرتے ہیں۔(۱)

خطۂ بلتستان کا ایک قدیمی نام ''تبت'' بھی ہے۔اسے ''تبتِ خورد'' یعنی چھوٹا تبت بھی کہا جاتا ہے۔بلتی زبان تبّتی زبان کی ہی ایک شاخ شمار کی جاتی ہے۔تبّتی زبان دنیا کے کئی خطوں میں بولی، سمجھی اور لکھی جاتی ہے۔

تبّتی زبان بلتستان، بھوٹان، نیپال کے مشرقی علاقوں لداخ، کرگل، چین کے صوبے یونن گانسو اور شنگھائی میں باہمی جغرافیائی اور تلفظ و لہجے کے فرق کے ساتھ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔(۲)

اب تک کی تحقیق کے مطابق بلتستان میں ڈوگرہ راج تقریباً ۱۸۴۰ میں قائم ہوا۔اسی دورِ اقتدار میں بلتستان کے لوگوں کا کشمیر اور کشمیر کے راستے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں آنے جانے کا سلسلہ شروع ہوا۔بلتستان کے لوگ حصولِ معاش اور تلاشِ روزگار نیز وسائل حیات فراہم کرنے کی غرض سے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا پیدل سفر کرنے لگے۔یوسف حسین آبادی کے مطابق ''یہی مزدور طبقہ وہ اولین بلتی افراد ہیں جو عوامی سطح پر بلتستان میں پہلی بار اردو زبان درآمد کرنے کا سبب بنے''(۳)

اشتراک جوئی کا پس منظر:

پروفیسر فتح محمد ملک نے ''شمالی علاقہ جات میں اردو زبان و ادب'' کے پیش لفظ میں لکھا ہے ''انیسویں صدی کے اوائل سے لے کر بیسویں صدی کے اواخر میں فاٹا کے قیام تک اردو شمالی پاکستان کی دفتری، سرکاری، عدالتی اور تدریسی زبان رہی ہے۔''(۴) اس رائے کے بعد ڈاکٹر عظمیٰ سلیم کے اس نقطۂ نظر کو ملاحظہ کیجیے: ''بلتی زبان اردو کے شانہ بشانہ چلتی آ رہی ہے لہٰذا دونوں کا ایک دوسرے سے لسانی اشتراک کوئی عجیب بات نہیں''۔(۵)

پروفیسر فتح محمد ملک اور ڈاکٹر عظمیٰ سلیم کے متذکرہ بالا اقتباسات کے تناظر میں یہاں یہ دیکھنا مقصود ہے کہ جس طرح پاکستان کے دیگر صوبوں میں بولی اور لکھی جانے والی مقامی بولیوں کا پاکستانی اردو سے ایک مضبوط لسانی، معنوی اور املائی ربط و تعلق ہے، کیا اسی نوعیت کا ربط و تعلق بلتی کا بھی اردو سے ہے یا نہیں؟ پاکستانی اردو سے مقامی بولیوں کا ربط و تعلق مقامی بولیوں کی ترقی و بقا کے لیے تو ضروری ہے ہی، خود پاکستانی اردو کے استحکام و فروغ کے لیے بھی ضروری ہے کہ مقامی آب و ہوا میں اس کی جڑیں تلاش کی جائیں۔مقتدرہ قومی زبان (موجودہ ادارہ برائے فروغ اردو) گزشتہ چند برسوں سے بڑی سرگرمی کے ساتھ سرزمین پاکستان میں اردو زبان و ادب کی جڑوں کی تلاش اور آبیاری میں منہمک ہے۔(۶)

پروفیسر فتح محمد ملک کی اس بات میں یقیناً بہت وزن اس اعتبار سے ہے کہ اب جبکہ پاکستان میں بولی جانے والی اردو اپنی ایک الگ شناخت اور پہچان کی حامل بن چکی ہے۔یونیورسٹیوں کی سطح پر پاکستانی افسانہ، پاکستانی ناول، پاکستانی تنقید، پاکستانی غزل جیسے موضوعات پر اعلیٰ سطح کے تحقیقی اور تنقیدی کام ہوا بھی ہے اور ہو بھی رہا ہے۔ادبی حوالے سے قطع نظر لسانی حوالے سے بھی پاکستان میں رائج اردو اور اس کی جڑوں کی مقامی و علاقائی زبانوں اور ان کے ادب میں تلاش و جستجو کا کام بھی پاکستانی اردو کے استحکام و فروغ میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔اس ضمن میں پروفیسر فتح محمد ملک اور ان کے مخلص ساتھیوں کی شبانہ روز کوششوں کے نتیجے میں منظر عام پر آنے والی کاوش ''پاکستان میں اردو'' کی پانچ جلدیں اسی تلاش و جدوجہد کا ثمر ہیں۔''(۷)

اردو اور بلتی کے املائی، صوتی اور معنوی اشتراکات:

گلگت بلتستان کے خطہ بلتستان میں بولی جانے والی ایک اہم زبان ''بلتی'' اور اردو زبان کے الفاظ میں موجود باہمی املائی، معانیاتی اور صوتی اشتراکات کا ایک جائزہ پیش کرنے کے لیے یہاں تین (۳) طرح کے الفاظ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

۱۔ وہ الفاظ جو محض صوتی (تلفظ) اور املائی لحاظ سے اردو اور بلتی میں مشترک ہیں اور معانی کے لحاظ سے مختلف معانی کے حامل ہیں۔

۲۔ وہ الفاظ جو محض املائی لحاظ سے مشترک ہیں، معنی اور صوت (تلفظ) کے لحاظ سے مختلف ہیں۔

۳۔ وہ الفاظ جو معنی کے لحاظ سے یکساں ہیں، تلفظ و ادائیگی اور کسی حد تک املائی لحاظ سے مختلف ہیں۔

الف: سب سے پہلے ان الفاظ پر نظر ڈالیں گے جو اردو اور بلتی زبان میں صوتی اور املائی لحاظ سے مشترک اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ان الفاظ کی فہرست طویل ہے یہاں بطور مثال صرف چند الفاظ پیش کیے جائیں گے:

مشترک صوت و املا والے الفاظ	بلتی معنی	اردو معنی
نَم	صبح سویرا	تری، رطوبت
بَل	اُون	شکن، طاقت، مروڑ
دِکھا	اِدھر، یہاں	دِکھانا سے فعل امر کا صیغۂ واحد
رَو	میت	رونا سے فعل امر کا صیغۂ واحد
گو	سر، سربراہ	حرف شرط، اگرچہ
دُم	صلح، جڑنا، اتفاق	پونچھ، دنبالہ، انجام، پچھلا حصہ
ہل	طاقت، فربہی، موٹا ہونا	زمین جوتنے کا آلہ
بُو	مرد، بیٹا، بچہ	باس، مہک، بدبو
دَس	ختم، فنا و تباہ ہونا، غیر مزروعہ اراضی	نو (۹) کے بعد والا عدد
تِل	مسمار کر دو، ہموار کر دو	خال، سیاہ نقطہ جو رخسار یا لب وغیرہ پر ہو

اِن کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ بھی اسی قبیل کے ہیں:

چھت، ہَو، پُل، پھل، شُر، اِن، نَس، گُل، بل، ہل وغیرہ

ب: صوتی و املائی لحاظ سے معمولی مختلف جبکہ معنوی لحاظ سے یکساں الفاظ بھی تعداد میں ڈھیر سارے ہیں۔ درج ذیل الفاظ کے معنی بلتی میں بالکل وہی ہیں جو اردو میں رائج ہیں۔ فرق محض املا اور تلفظ کا ہے۔

بلتی املا	اردو املا
سِک	سِکھ

مُوتک	موتی
اَیِبْ	عیب
بَخ	بخت
وَخ	وقت
بَتِیک	بطخ
ڈاقپہ	ڈاکیا
سَبُونگ	صابن
پَاغَل	پاگل
تھُک	تھوک
بُوت	بت/ بت پرست
بہیش	بہشت
ستَقْ جُوک	طاق جفت

ج: املائی لحاظ سے مشترک جبکہ آواز وادائیگی کے لحاظ سے مختلف الفاظ کی تعداد بھی کم نہیں۔ بطور مثال درج ذیل الفاظ پر غور کیجیے۔

الفاظ	اردو معنی	بلتی معنی	مصوتی صورت
لے	لینا سے امر حاضر کا صیغۂ واحد	حرف ندا	(اے)
بُو	مہک، باس (بدبو)	مرد، بیٹا، بچہ	(ءُ)
ریل	ریل گاڑی	تقریب، رسم	(ے)
مار	مارنا سے امر حاضر واحد	مکھن، گھی، تیل	(آ)
ھو	ہونا سے امر حاضر واحد	گائے بیل وغیرہ کو ہانکنے کی آواز	(اَو، نسبتاً آواز کے ساتھ)
سو	ننانوے کے بعد والا عدد	دانت	(اُو کی نسبتاً قصیر آواز کے ساتھ)

متذکرہ بالا کوئی نہ کوئی مشترک پہلو رکھنے والے الفاظ واصوات کے علاوہ اردو اور بلتی کے کئی الفاظ و اسماء ایسے بھی ہیں جو گلگت بلتستان میں مقامی سطح پر بولی جانے والی اردو زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کے نام، روایتی کھانوں کے نام، رسوم ورواج کے نام وعنوانات وغیرہ اور بہت ساری اصطلاحات اب گلگت بلتستان میں رائج اردو زبان میں شامل ہوگئی ہیں۔ مثلاً درج ذیل بلتی کھانوں کے نام ملاحظہ کریں جو گلگت بلتستان میں بولی جانے والی اردو میں داخل ورائج ہوئے ہیں۔

ا۔ پڑاپُو — آٹے سے بننے والی ایک قسم کی دیسی ڈش جو تکونی دانوں کی صورت میں بنتی ہے۔ خوبانی کی گری کے تیل اور اخروٹ کے پسے ہوئے گودے کیساتھ کھائی جاتی ہے۔

۲۔ مارزان جَو سے بننے والی ایک حلوا نما خاص ڈش جومخصوص تقاریب یا ایام میں دیسی مکھن/گھی کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔

۳۔ پُھر پُھر آٹے کو گوندھنے کے بعد خمیرے کے چاول نما چھوٹے چھوٹے دانے بنائے جاتے ہیں پھر ان دانوں کو گوشت، مرچ مسالا ڈلے پانی میں خوب ابال کر کھایا جاتا ہے۔

۴۔ کِسِر گندم کے آٹے کو پانی سے لئی کی طرح بنا کر توے پر پکایا جاتا ہے۔ عام طور پر چائے کیساتھ اس (کِسِر) کو کھایا جاتا ہے۔(۸)

۵۔ ہرژب کھور گندم کے دانوں کو پانی میں ابال کر کئی دن بھگوئے رکھا جاتا ہے۔ جب گندم کے دانے پھول جاتے ہیں تو انھیں پانی سے نکال کر سکھایا جاتا ہے پھر انھیں پیس کر آٹا سا بنایا جاتا ہے جسے ''ہرژب'' کہتے ہیں۔ ڈھائی تین سیر گندم کے سادہ آٹے میں ایک پاؤ میٹھا آٹا (ہرژب) ملا دیا جاتا ہے جس سے بنی ہوئی میٹھی سی روٹی ''ہرژب کُھور'' کہلاتی ہے۔(۹)

مذکورہ الفاظ کے علاوہ بلتی کے بہت سے اور بھی الفاظ اور اصطلاحات ایسی ہیں جو گلگت بلتستان میں بولی جانے والی اردو میں اسطرح استعمال ہوتی ہیں جیسے خود بلتی زبان میں۔ یہ الفاظ اور اصطلاحات اس قدر زبان زدِ عام و خاص ہو چکی ہیں کہ ''یہاں بولی جانے والی اردو نے بلتی کے اشتراک سے ایک نیا آہنگ اختیار کیا ہے۔''(۱۰)

اردو کم وبیش پورے پاکستان کی چھوٹی چھوٹی مقامی بولیوں کے اشتراک سے ان کے اپنے اپنے محدود ومخصوص جغرافیوں اور دائروں میں قومی زبان ہونے اور رابطے کی زبان ہونے کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ مقامی اور علاقائی بولیوں اور زبانوں سے اردو نے جذب وقبول کا سلسلہ اب بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ اردو کو علاقائی اور مقامی زبانوں کے قریب تر لا کر ان کے درمیان لسانی، ادبی اور تہذیبی وثقافتی اشتراک پیدا کرنا نہ صرف قومی وحدت واتفاق کے معاملے میں اہمیت رکھتا ہے بلکہ پاکستانی ثقافت میں بے حد تنوع اور رنگارنگی پیدا کرنے کا بھی ایک نہایت اہم ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پروفیسر فتح محمد ملک قومی اور علاقائی زبانوں کو قریب تر کرنا ایک قومی فریضہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> اردو اور دیگر پاکستانی زبانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور ان کے مابین لسانی، ادبی اور تہذیبی لین دین کی خوشگوار فضا قائم کرنا ایک اہم قومی فریضہ ہے۔(۱۱)

دیگر قومی وعلاقائی اور بین الاقوامی زبانوں سے جذب وانجذاب کا عمل اردو کے لیے کسی بھی دور میں کوئی پیچیدہ یا ناقابل عمل امر نہیں رہا ہے۔ اردو زبان کی اب تک کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس نے ہر دور میں دیگر زبانوں بالخصوص علاقائی اور دیسی بولیوں سے دل کھول کر جذب وقبول کا سلسلہ قائم رکھا حتیٰ کہ ڈاکٹر سلطانہ بخش کے مطابق

> اردو میں شامل اصل دیسی الفاظ کا تناسب سوا تین (۳) فیصد، سامی، فارسی اور ترکی زبان کے الفاظ تقریباً ۲۵ فیصد اور یورپی الفاظ کا تناسب صرف ایک فیصد ہے۔(۱۲)

جذب وقبول کی اس بنیادی روایت کو نہ صرف جاری رکھنا اس وقت پاکستانی اردو کی ایک اہم ضرورت ہے بلکہ پاکستانی تہذیب وثقافت کی یکجہتی اور قومی وحدت وہم آہنگی کے لیے جذب وانجذاب کی اس روایت کو تیز اور مزید مستحکم کرنے کی

ضرورت ہے کیونکہ

> قومی اور علاقائی زبانوں کے تخلیق روابط ہماری قومی تہذیب کی شیرازہ بندی اور توانائی کے ضامن بھی ہیں اور پاکستان کے قومی ادب کی صورت گر بھی۔(۱۳)

بلتی زبان اور اردو زبان کے باہمی لسانی، لفظی اور معنوی ربط کو باقاعدہ اور ٹھوس شکل میں سامنے لانے کے سلسلے میں اولین حیثیت محمد علی شاہ بلتستانی کی تالیف کردہ ''بلتی اردو لغت'' کو حاصل ہے۔ اگرچہ اس لغت میں بلتی زبان میں رائج و مستعمل تمام الفاظ کا اندراج نہیں ہو پایا ہے۔ بلتی زبان میں ضرب الامثال، محارات اور کہاوتوں کا وقیع ذخیرہ موجود ہے۔ صبا بلتستانی صاحب کی لغت میں اضافے کی پوری پوری گنجائش موجود ہے۔ ان کے اپنے بقول اس لغت میں ۱۰ فیصد الفاظ شامل ہو پائے ہیں جن کی تعداد نوے ہزار بنی ہے۔

> ---دس فیصد سے زیادہ الفاظ اس میں نہ ہوں گے۔ میرا مقصد محض اس کام کی ابتدا کرنا ہے---اس وقت اس لغت میں نو ہزار سے کچھ زیادہ الفاظ موجود ہیں۔(۱۴)

اس حساب سے دیکھا جائے تو ابھی یقیناً لاکھوں بلتی الفاظ منتظرِ تحریر و ترتیب ہیں۔ ضرورت اس مر کی ہے کہ پاکستان میں بولی جانے والی تمام علاقائی و مقامی زبانوں اور بولیوں کے تمام مشترک الفاظ، محاوروں، ضرب الامثال، تلمیحات، تشبیہات اور استعارات وغیرہ پر توجہ دے کر انھیں سامنے لایا جائے اور میڈیا کے ذریعے پھیلایا جائے نیز انھیں اردو لغات کا حصہ بنایا جائے تا کہ پاکستانی اردو اپنے نمو اور ترقی کے لیے اپنی ہی جڑوں اور اپنے ہی دیس سے توانائی حاصل کرنے کو اپنا شعار بنالے۔ اس سلسلے میں ایک لغت نگار نے نہایت پتے کی بات لکھی ہے۔

> صوبائی یا دیہاتی زبانوں کے وہ لفظ بھی جو اردو کی تعلیم یافتہ عوام کی زبان پر جاری ہیں اور ان کے معنی عام بول چال میں سمجھے جاتے ہیں وہ سب بھی لغت مین درج کیا جانا ضروری ہے۔(۱۵)

حوالہ جات:

۱۔ پاکستان کا ثقافتی انسائیکلو پیڈیا (جلد اول: شمالی علاقہ جات)، لوک ورثہ، اسلام آباد، س ن، ص ۲۱۱

۲۔ ایضا، ۲۱۷

۳۔ یوسف حسین آبادی بلتستان میں اردو تصانیف وتالیفات (مضمون)، مشمولہ: پاکستان میں اردو (جلد سوم)، مرتبین: پروفیسر فتح محمد ملک، سید سردار احمد پیرزادہ، تجمل شاہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اول ۲۰۰۶، ص ۳۲۵

۴۔ فتح محمد ملک، پروفیسر (پیش لفظ)، شمالی علاقہ جات میں اردو زبان وادب، عظمیٰ سلیم، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اول ۲۰۰۸ء، ص ۳

۵۔ عظمیٰ سلیم، ڈاکٹر: شمالی علاقہ جات میں اردو زبان وادب، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، طبع اول ۲۰۰۸ء، ص ۳۶۴

۶۔ فتح محمد ملک، پروفیسر (پیش لفظ)، پاکستان میں اردو (جلد سوم)، مرتبین: پروفیسر فتح محمد ملک، سید سردار احمد پیرزادہ، تجمل شاہ، ص ن

۷۔ ایضاً، ص ن

۸۔ حسرت، محمد حسن، پاکستان کا ثقافتی انسائیکلو پیڈیا (جلد اول: شمالی علاقہ جات)، ص ۲۲۲

۹۔ ایضاً، ص ۲۲۱

۱۰۔ عظمیٰ سلیم، ڈاکٹر، شمالی علاقہ جات میں اردو زبان وادب، ص ۲۶۴

۱۱۔ فتح محمد ملک، پروفیسر، (پیش لفظ)، بلتی اردو لغت، مرتبہ: محمد علی شاہ بلتستانی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اول، ۲۰۰۳ء، ص ج

۱۲۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر، اردو کی لسانی مفاہمت (مضمون)، مطبوعہ: اخبار اردو جلد ۳۰، شمارہ ۴، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، اپریل ۲۰۱۲، ص ۷

۱۳۔ فتح محمد ملک، پروفیسر، اردو اور پاکستان کی دیگر زبانوں کا ربط باہم (مضمون)، مطبوعہ: اخبار اردو، جلد ۲۵، شمارہ ۵، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، مئی ۲۰۰۸، ص ۳۷

۱۴۔ صبا، محمد علی شاہ بلتستانی (مقدمہ)، بلتی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص ح

۱۵۔ نسیم امروہوی (پیش لفظ)، جامع نسیم اللغات اردو، مرتبین: سید قاسم رضا نسیم امروہوی، سید مرتضیٰ حسین، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۶